© rasailojaraid.com

سینٹ میں قومی و ملّی مسائل

سوالات اور جوابات

ثقافتی طائفے

سوال نمبر ۹۰ ۔ مورخہ ۱۱ر جولائی ۸۵ء

مولانا سمیع الحق ۔ کیا وزیر برائے ثقافت، کھیل اور سیاحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے

الف ۔ مذکورہ عرصہ کے دوران اس ثقافتی مہم پر کل کتنا سرمایہ خرچ کیا گیا نیز

ب ۔ گذشتہ دو سالوں کے دوران اس کی ثقافتی مہم پر کل کتنا بیرونی زر مبادلہ خرچ کیا گیا نیز

ج ۔ ملک کے اندر ثقافتی طائفوں پر کل کتنا خرچ اٹھایا گیا نیز

د ۔ گذشتہ دو سالوں کے دوران بیرونی ممالک سے پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے بیرونی ثقافتی طائفوں کی تعداد کیا ہے اور ان پر پاکستان میں کتنے اخراجات کئے گئے؟

جواب

لفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جمال سید میاں

الف ۔ پندرہ لاکھ اکہتر ہزار ایک سو پچہتر روپے

ب ۔ بیالیس ۴۱،۵۰۷ ڈالر

ج ۔ چھتیس لاکھ اڑسٹھ ہزار ایک سو تنتالیس روپے

د ۔ سات طائفے ۔ پندرہ لاکھ اکہتر ہزار ایک سو پچہتر روپے ۔

* * * * * * *

قادیانیوں کی تفسیر کا مسئلہ

سوال نمبر ۷۷ ۔ مورخہ ۱۱ر جولائی ۸۵ء

مولانا سمیع الحق ۔ کیا وزیر مذہبی و اقلیتی امور ارشاد فرمائیں گے کہ

الف ۔ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے ۲۷ر مئی ۸۱ء کو جماعت احمدیہ کے مرزا بشیر الدین محمود کی طرف سے قرآن پاک کے اردو ترجمہ کو ضبط کر لیا تھا ۔

ب ۔ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ یہی ترجمہ تفسیر صغیر کے نام سے اب بھی شائع ہو رہا ہے ۔ اگر یہ صحیح ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور حکومت قانون کی ایسی خلاف ورزیوں کے خلاف کیا کارروائی کرے گی؟

جناب مقبول احمد خان ۔ الف جی ہاں ۔ تمام صوبائی حکومتیں پہلے ہی قرآن مجید کا بامحاورہ اردو ترجمہ از مرزا بشیر الدین محمود احمد مطبوعہ از فرقان پبلی کیشنز بحق حکومت ضبط کر چکی ہے ۔ اور یہ کارروائی ضابطہ مجموعہ جرائم کی شق ۹۹ ،الف کے تحت کی گئی ہے ۔

ب ۔ وزارت مذہبی امور وزارت داخلہ کو پہلے ہی سفارش کر چکی ہے کہ تفسیر صغیر از مرزا بشیر الدین محمود احمد مطبوعہ از ادارہ المصنفین ربوہ ضلع جھنگ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بھی ضبط کر لی جائے۔ وزارت داخلہ نے وزارت عدل و انصاف سے مشورہ کے بعد تمام صوبائی حکومتوں کو ہدایات جاری کردی ہیں کہ وہ تفسیر صغیر کی ضبطی کے بارے میں اپنے اپنے قانونی شعبوں سے مشورے کے بعد ضروری کارروائی کریں۔ چنانچہ تمام صوبائی حکومتیں اس سلسلے میں ضروری کارروائی کر رہی ہیں۔

مجوزہ کالاباغ ڈیم اور تحصیل نوشہرہ

سوال نمبر ۹۰۸۔ مورخہ ۱۱ جولائی ۸۵ء

مولانا سمیع الحق۔ کیا وزیر بجلی و پانی بیان فرمائیں گے کہ

الف۔ آیا یہ درست ہے کہ مجوزہ کالاباغ ڈیم کی تعمیر سے دریائے کابل کے دونوں اطراف میں تحصیل نوشہرہ کے کچھ علاقے متاثر ہوں گے۔

ب۔ ایسے قصبات اور دیہات کی متاثرہ آبادی کو دوبارہ بحال کرنے یا ان کے تحفظ کے لئے کون سے متبادل انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

میر ظفر اللہ خان جمالی۔ الف۔ یہ درست ہے کہ دریائے کابل تحصیل نوشہرہ کی دونوں اطراف کا علاقہ مجوزہ ڈیم کی تعمیر سے متاثر ہوگا۔

ب۔ تقریباً پچاس گاؤں جن کا رقبہ غالباً ۱۵۰۰۰ ایکڑ اس سے متاثر ہوں گے۔ دس گاؤں بشمول وسیع علاقہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ خویشگی بالا ۲۴۵۰ ایکڑ۔ ۲۔ خویشگی پایان ۱۳۰۰ ایکڑ

۳۔ رشکائی ۱۱۰۰ ایکڑ۔ ۴۔ ڈیری کٹی خیل ۱۱۰۰ ایکڑ

۵۔ گنداو ۱۵۵۰ ایکڑ۔ ۶۔ شیدو ۴۰۰ ایکڑ

۷۔ خیرآباد ۳۵۰ ایکڑ ۸۔ پیرپیائی ۴۰۰ ایکڑ

۹۔ نوشہرہ کلاں ۷۵۰ ایکڑ۔ ۱۰۔ پشتونگڑھی ۳۵۰ ایکڑ

میزان ۔ ۹۵۵۰ ایکڑ

ان دس گاؤں کا ۹۵۵۰ ایکڑ رقبہ ۱۵۸۰۰ ایکڑ میں سے خرید لیا جائے گا۔ بقیہ چالیس گاؤں کا رقبہ جس کو خریدنا ہوگا تقریباً ۳۰۰ اور ۳۰۰۰ ایکڑوں کے درمیان ہوگا

ج۔ یہ بات ہمارے مقصد میں شامل ہے کہ ۱۸ اہم گاؤں کو بندوں اور کھائیوں کی تعمیر کے ذریعہ بچایا جاتے جب کہ دیگر بقیہ آبادی کو ان پناہ گاہوں میں دوبارہ بسایا جائے جو محفوظ مقامات پر تعمیر کی جائیں گی۔ یہ تجویز پی سی ون پروفارمہ کا ابتدائی حصہ ہے اور اس کی حکومت اور مجاز حکام کی جانب سے نظر ثانی کرانی پڑے گی۔

سینٹ میں کالاباغ ڈیم کے بارہ میں تحریک التوا۔

مورخہ ۱۸ اگست ۸۵ء کو کالاباغ ڈیم کے بارہ میں مولانا سمیع الحق نے تحریک التوا پیش کی۔ جسے وزیر خزانہ ڈاکٹر محبوب الحق اور وفاقی وزیر بجلی جناب ظفر اللہ خان جمالی کی جوابی تقریروں کے باوجود مولانا نے واپس نہ لیا۔ تو چیئرمین سینٹ نے اسے منظور کر دیا اس کی کچھ تفصیل سینٹ کی رپورٹنگ کی شکل میں پیش ہے۔

مولانا سمیع الحق۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینٹ کا حالیہ اجلاس ملتوی کرکے قومی اہمیت کے فوری اور عالیہ ذیل واقعہ پر بحث کی جائے۔

اخبارات میں ڈاکٹر محبوب الحق وزیر خزانہ کی ایک پریس کانفرنس شائع ہو چکی ہے کہ کالاباغ ڈیم کی تعمیر کا آغاز آئندہ سال ہو جائے گا۔ اس ڈیم کی ملک کے لئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

افادیت کے باوجود ڈیم کے مغربی علاقہ پر واقع تحصیل نوشہرہ اور تحصیل کوہاٹ کی شہری آبادیوں اور زمینوں کو بے حد نقصان پہنچے گا۔ صرف میرے حلقہ انتخاب تحصیل نوشہرہ کی ایک سو سے زائد آبادیوں کو اس کی زد میں آنے کا امکان ہے اور ان علاقوں کے لوگ کافی عرصہ سے شدید غیر یقینی اضطرابی اور گومگو کیفیت میں مبتلا ہیں اور سروے کرنے والے بعض افراد لوگوں کو ہراساں کرکے مالی مفادات حاصل کر رہے ہیں اس لئے یہ ضروری ہے کہ ڈیم سے متاثر ہونے والی آبادیوں اور اس کے ساتھ ساتھ نقصانات بھی قوم کے سامنے آسکیں۔ اس لئے معزز ایوان اس مسئلہ کو زیر بحث لائے کیونکہ ایسے اعلانات کے بعد تشویش بڑھ گئی ہے۔

<u>جناب چیئرمین</u>۔ مولانا آپ مزید کچھ ارشاد فرمائیں گے؟

<u>مولانا سمیع الحق</u>۔ جناب والا میں نے اصل مدعا تو اس تحریک میں عرض کر دیا ہے اور پچھلے اجلاس میں اس بارہ میں سوالات کے جو جوابات آئے تھے اس سے اور بھی تشویش بڑھ گئی ہے۔ جو اعداد و شمار ہمارے وزیر محترم نے سامنے رکھے تھے اس میں دیہات کا ذکر تھا کہ اس تحصیل نوشہرہ کے اتنے دیہات اس کی زد میں آئیں گے۔ اسی طرح زمینوں کا بھی بہت بڑی تعداد کا ذکر تھا یہی حال کوہاٹ کی تحصیل کے اکثر دیہات کا ہے تو یہ مسئلہ پورے صوبہ سرحد میں انتہائی تشویشناک بنا ہوا ہے میں پورے ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کے سارے پہلوؤں کو سامنے لایا جائے اور اس سلسلے میں بروقت کوئی انسدادی تدابیر اختیار کی جائیں۔ آپ خود اس وقت وزیر خزانہ تھے اور سارے حالات سے باخبر تھے جب یہ پراجیکٹ ان سارے مراحل سے گزر رہا تھا آپ کوئی دن بھی اس کے لئے مختص کریں تو آپکی بڑی مہربانی ہوگی تاکہ پوری تفصیل کے ساتھ اس پر غور و خوض کیا جا سکے۔

<u>جناب چیئرمین</u>۔ آپ اس چیز کی وضاحت کریں کہ یہ ایک فوری نوعیت کا مسئلہ کیسے بن جاتا ہے کالا باغ ڈیم تو میرے خیال میں ......

<u>مولانا سمیع الحق</u>۔ فوری نوعیت کا مسئلہ ایسے ہے کہ اس پر کام شروع ہو چکا ہے سارے پروجیکٹ کا خاکہ تقریباً تکمیل تک پہنچ چکا ہے گویا تلوار اب سر پر لٹک رہی ہے۔

<u>جناب محمد علی ہوتی</u>۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا مولانا صاحب نے اپنی تقریر کے دوران فرمایا کہ تحصیل نوشہرہ میرا حلقہ ہے اور ان کا حلقہ تو (بحیثیت سینیٹر) سارا صوبہ سرحد ہے کیونکہ سرحد کے سارے ممبران یعنی ایم پی اے حضرات نے ان کو ووٹ دیئے ہیں۔

<u>جناب چیئرمین</u>۔ وہ اپنی سکونت کی بات کر رہے ہیں وہ حلقہ نیابت کی بات نہیں کر رہے۔ ڈاکٹر محبوب الحق صاحب آپ نے جواب دینا ہے یا جناب جمالی صاحب نے جواب دینا ہے؟

اس کے بعد جناب ظفر اللہ جمالی نے تقریر میں کہا کہ ہمیں پورے ملک کے تناظر میں اس مسئلہ کو دیکھنا چاہئے نہ کہ کسی خاص علاقہ کے۔ جناب ڈاکٹر محبوب الحق نے کہا کہ اس مسئلہ کو آخری شکل دینے سے قبل اس پر غور کیا جائے گا اور اس کے ڈیزائن میں کچھ تبدیلی ہو سکتی ہے اس کے بعد چیئرمین نے محرک سے پوچھا کہ آپ اس پر زور دے رہے ہیں۔ مولانا نے کہا جی ہاں بالکل میں جوابات سے مطمئن نہیں ہوا۔ مگر اس کے بعد جناب چیئرمین نے فنی وجوہ کا سہارا

© rasailojaraid.com